دے کر مطمئن ہوئے جاتے ہیں۔ قاتلوں کی ناپاک نظریں سری نگر اور جموں پر ہی نہیں، مظفر آباد لداخ اور گلگت پر بھی لگی ہوئی ہیں۔ چین تو اس کے بعد آتا ہے۔ غیروں کو اپنا ثالث، حکم اور فیصل مان کر ہم جس خود فریبی میں مبتلا ہو رہے ہیں اور جنگ ٹل جانے کی جس خوش فہمی میں رقصاں ہیں۔ خدا نہ کرے کہ یہ حلقہ کسی ایسی زنجیر کا ہو کہ جو ہمیں سامراجی غلامی میں باندھ کر ہمیں اپنی عزت وقار، سلامتی و استحکام اور آزادی و خود مختاری سے محروم کر دے۔

یہ اندیشہ ہائے دُور دراز نہیں بلکہ ایسی حقیقتیں ہیں کہ جن سے نظریں چرانا تباہی اور جن کا سامنا کرنا بقاء اور سلامتی ہے۔ ہم ایسے حالات میں بھی مایوس نہیں ہیں کیونکہ ہمیں اللہ کی ذات پر یقین کامل ہے جو نا امیدیوں میں ایمان وایقان کے چراغ جلاتا ہے۔ آج نہیں تو کل ان مسائل کے اندھے غاروں میں سے منزل کا راستہ ضرور نکلے گا۔ مُخبر صادق ﷺ ''غزوہَ ہند'' کی خبر دے چکے ہیں۔ اور اللہ کے رسول ﷺ ہی کا یہ ارشاد گرامی بھی حدیث کی کتابوں میں محفوظ ہے کہ'' مجھے ہند کی طرف سے ٹھنڈی ہوا آتی ہے''۔

غداریوں کا موسم ہے۔ سازشوں کے طوفان ہیں۔ مگر دل ہے کہ اسی فرمان پر مطمئن ہے، شاداں ہے، فرحاں ہے۔

سوانح قائد ملت

حضرت مولانا مفتی محمودؒ

تصنیف! مولانا عبدالقیوم حقانی

تذکرہ وسوانح، سیرت واخلاق، تحصیل علم وتکمیل، درس وافادہ، ذوق علم اور شوق مطالعہ، علمی انہماک، زہد وتقویٰ، عشقِ رسولؐ واہتمامِ سنت، تواضع وعبدیت، عزیمت وتوکل، بےنفسی وفنائیت، سیاسی بصیرت وعظمت علمی ودینی اور سیاسی کارنامے، حکمت وبصیرت، لطائف وبذلہ سنجیاں، مرزائیت کا تعاقب وردِ فرقِ باطلہ اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد اور مساعی مسلسل قید وبند کی صعوبتیں الغرض

ایک تاریخ، ایک تحریک اور ایک انقلاب کی داستان

عمدہ کاغذ، مضبوط جلد بندی اور شاندار طباعت، قیمت صرف 120 روپے

ملنے کا پتہ ! القاسم اکیڈمی جامعہ ابوھریرہ خالق آباد نوشہرہ سرحد پاکستان

عبدالرشید ارشد

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

ورلڈ ٹریڈ سنٹر ۱۱ رستمبر ۲۰۰۱ء کو تباہ ہوا۔ آج ۱۱ رجون ۲۰۰۲ء ہے۔ درمیانی فاصلہ ۱۰ ماہ یا ۲۷۴ دن کہا جاسکتا ہے۔ اُن گزرے دنوں پر نظر ڈال کر یہ دیکھ لیجئے کہ پاکستان نے کیا پایا اور کیا کھویا؟ غالباً حضرت عمرؓ کا فرمان ہے کہ ''پیشتر اس کے تمہارا محاسبہ ہو تم خود اپنا محاسبہ کرلو'' بات بہر حال وزنی ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی کوئی اتفاقی حادثہ نہیں تھی۔ اس کا پس منظر جاننا بہت ضروری ہے کچھ امریکی اور مغربی میڈیا میں امریکی دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کے حوالے سے سامنے آچکا ہے۔ مثلاً یہ کہ اس تباہی کے لئے ماسٹر مائنڈ متعصب یہودی ہنری کسنجر تھا، امریکی ایجنسیوں کا عملی تعاون اور آشیر باد منصوبہ سازوں کو حاصل تھی وغیرہ وغیرہ۔

اسلام کے خلاف ہنود و نصاریٰ بھی ادھار کھائے بیٹھے ہیں اور یہود کے منصوبہ سازوں نے اس چیلنج کو ہمیشہ وسیع سے وسیع تر کرنے کے عملی اقدامات کئے کہ ان کا مفاد وسیع ترین چیلنج سے وابستہ ہے۔ نصاریٰ پر یہود کی گرفت، ان کے سونے کے جال میں جکڑے ہونے کے سبب ہے تو ہنود کی ازلی مسلم دشمنی میں، ہنود کو ہر طرح کی امداد دے کر ہمنوا بنالیا گیا ہے۔ یہود، نصرانیت، ہنود اور دہریت کو یکبارگی پوری قوت اور پوری شدت کے ساتھ اسلام سے ٹکرا دینا چاہتے تھے کہ اسلام اور مسلمانوں کی کمر توڑ دی جائے تا کہ عالمی سطح پر ہماری بالا دستی کو اس قوت سے کوئی خطرہ نہ رہے۔ اس ''عظیم مقصد'' کے حصول کی خاطر ایک ''عظیم حادثہ'' ضروری تھا کہ جس کی بنیاد پر مبینہ واحد ''سپر پاور'' امریکہ کی دُم سے پٹاخہ باندھا جائے۔

امریکی وقار کے ادھڑتے بخیے اُسے یہود کے مقاصد کی تکمیل کے لئے مشتعل کر دیں گے۔ یہودی میڈیا اس اشتعال کو ہوا دیتا رہے گا اور کرہ ارض کا کفر امریکی جھنڈے تلے متحد ہو کر اسلام کے سامنے اسکے بخیے اُدھیڑنے کے لئے ڈٹ جائے گا یہ آخری صلیبی جنگ ہوگی۔ مسلمان اس حد تک بے بس ہو جائیں گے کہ پھر کبھی ہمارے سامنے منہ لگنے کا سوچ بھی نہ سکیں گے۔ یہ ہے منصوبے کا خاکہ! یوں تو سینہ دھرتی پر ۶۰ کے لگ بھگ مسلم ریاستیں اپنا اپنا وجود رکھتی ہیں مگر کانٹے کی طرح پاکستان کھٹکتی ہے کہ یہ ایٹمی قوت ہے۔ اسے عربوں سے بہت زیادہ محبت ہے کہ یہ اسرائیل شدید نفرت کا اظہار کرتی ہے۔ اس کے پہلو میں امارت اسلامی افغانستان کی اسلامی حکومت ہے جو اسلامی دنیا کی تکلیف پر عملاً مدد کے لئے ہر لحہ مستعد ہے یہاں مجاہدین تیار ہوتے ہیں۔

پاکستان اور امارت اسلامی افغانستان کو تباہ کرنے کیلئے، ایک کو براہِ راست اتحادی حملوں سے تو دوسرے کو ڈرا

دھمکا کر، مالی لالچ دے کر اپنے ساتھ ملاتے جس کارروائی کی منصوبہ بندی کی گئی اس کا نقطہ آغاز ورلڈ ٹریڈ سنٹر کی تباہی تھا۔ عالمی سطح پر بدترین ظلم و بربریت کا جواز بھی بدترین خودساختہ دہشت گردی سے کیا گیا۔ ہم نے خودساختہ کا لفظ مکمل احتیاط کے ساتھ اور مکمل یقین و تحقیق کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر کوئی بھی بڑی سے بڑی دہشت گرد تنظیم یوں تباہ نہیں کر سکتی تھی کہ وہ تنظیم یہود و نصاریٰ کی ہو:

ا۔ قبل از وقت یہود کی ملٹی نیشنل کمپنیوں کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے اپنے اثاثے نکلوانے کا سگنل بھی دے۔

ب۔ چار ہزار یہودی کارکنان کو ۱۱ ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر حاضر ہونے سے باز بھی رکھے۔

ج۔ ورلڈ ٹریڈ سنٹر سے جہاز ٹکرانے سے قبل کیمرہ ٹیموں کو مناسب زاویوں سے کوریج کی ہدایات میں جاری کرے۔

د۔ جہاز ''اغوا'' ہونے سے ''ٹکرانے'' تک کے ڈرامہ کے دوران ائیر ٹریفک کنٹرول بے ہوش رہے، خودکار حفاظتی نظام بے بس ہو۔ ہر ہوائی اڈے پر سیکورٹی کا عملہ مکمل طور پر مفلوج ہو۔

پاکستان نے کیا پایا؟ ۱۱ ستمبر سے ۱۱ جون ۲۰۰۲ء تک ۱۰ ماہ میں ہم نے کیا پایا؟ یہ سوال ہم سے جواب مانگتا ہے تو ہم ماتھے پر ہاتھ رکھے سوچوں میں گم ہو جاتے ہیں مگر پھر کچھ سرکاری اعلانات اور پی ٹی وی پروگرام ہماری ڈھارس بندھاتے ہیں کہ ہم نے عملاً بہت کچھ پایا ہے، دوسرے جس کے لئے للچاتے رہ گئے مثلاً:۔

ا)۔ امریکہ کو اپنے چند ہوائی اڈے دینے، طالبان کے متعلق خفیہ معلومات دینے اور لاجسٹک سپورٹ دینے سے ہمیں دہشت گردی کے خلاف ''فرنٹ لائن سٹیٹ'' کا ''عالمی اعزاز'' ملا جو کسی دوسرے کے پاس نہیں ہے۔

ب)۔ امریکہ، برطانیہ، جاپان وغیرہ نے ہم پر ڈالروں کی بارش برسا دی۔ زرِ مبادلہ کے ذخائر اس قدر کبھی نہ ہوئے تھے، جس قدر آج ہیں۔

ج)۔ امریکی صدر، اسلامی جمہوریہ پاکستان کے صدر کو اپنا دوست قرار دیتا ہے، تعریف کرتے نہیں تھکتا۔ امریکی کانگریس بھی اپنے صدر سے پیچھے نہیں رہی۔ آج صدر پاکستان، امریکی حکومت اور عوام کی آنکھوں کے تارے ہیں۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان نے کیا کھویا؟ کچھ پانے کی فہرست کے مقابلے میں بہت کچھ کھونے کی فہرست بہت طویل ہے۔ سچی بات تو یہی ہے کہ اب مزید کھونے کے لئے جھولی میں بچا کچھ نہیں۔ قوم بے بسی کے عالم میں کسی مسیحا کی منتظر ہے مگر قوم یونس علیہ السلام کی طرح سچی توبہ کر کے عذاب ٹالنے کا شعور پیدا نہیں ہو رہا اور اس لئے کہ جنہوں نے یہ شعور بیدار کرنا ہے خود پوری طرح بیدار نہیں ہیں۔

پاکستان کی بصیرت سینہ کوبی کرتی سب سے آگے ہے کہ میں لٹ گئی، میں مؤمن کی میراث تھی۔ امریکی بش کی ایک دھمکی پر میری عصمت قربان کر دی، مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔ میں نے مشکل ترین لمحات میں اسلام کے فرزندوں کی

رہنمائی کی ہے۔ اُنہیں ہر مصیبت کی گھڑی میں سُرخرو کرتی آئی ہوں مگر رات کی تاریکی میں بش کی دھمکی سنتے قیادت اس قدر حواس باختہ ہوگئی کہ میں نے جب اور جس سمت سے آگے بڑھنے کی کوشش کی مجھے دھتکار دیا گیا تا آنکہ کفر نے مجھے پامال کر ڈالا۔

بصیرت کے ''بین'' اپنی جگہ غیرت وحمیت کا رونا ہم سے دیکھا نہیں جاتا۔ حمیت تیمور کے گھر سے ہی نہیں گئی، پاکستان کے ایوانوں سے بھی نکال باہر کی گئی کہ دہشت گردی کے خلاف فرنٹ لائن سٹیٹ کہلوانے کا ''امریکی اعزاز (امریکی ایوارڈ یافتہ کی طرح) پانے کی خوشی میں ہم دوست دشمن کی تمیز یکسر فراموش کر بیٹھے، ہماری خود ساختہ حمیت وغیرت کو امریکی دہشت گردی کی ''دوستی'' پر یقین آ گیا مگر حقیقی بھائی کے اخلاص ومحبت کو ہم اس لئے نہ پہچان سکے کہ حقیقی حمیت و غیرت کا ہم گلا کاٹ چکے تھے صرف اس لئے کہ ڈالروں کی بارش متوقع تھی۔ اہل وطن اس وقت بھی خون کے آنسو روئے جب پاکستان کے محسن ایٹمی سائنسدان دشمن کی طلب پر گرفتار کر کے اس کے قدموں میں ڈال دیئے گئے۔ چشم تصور وا کیجئے! لمحہ بھر سوچئے کہ جن محبِ وطن لوگوں نے وطنِ عزیز کے ناقابل تسخیر دفاع کی خاطر اپنا سب کچھ نچھاور کیا تھا جب امریکی درندوں کے سامنے، اپنے بے حمیت انہیں پیش کر رہے ہوں گے تو اُن کی ذہنی کیفیت کیا ہوگی۔ ان کے اندر کی ٹوٹ پھوٹ سے کون واقف ہوگا۔ کاش! اس وقت ہی غیرت کو جگہ دی جاتی۔

یہود ونصاریٰ کا منصوبہ افغانستان کی اسلامی حکومت کو تاراج کرنا، اسلامی جمہوریہ پاکستان کو مکمل طور پر مفلوج کرنا اور اس خطہ سے ابھرنے والی جہادی قوت کی کمر توڑ کر بھارت کی حوصلہ افزائی کرنا، اسے چین کے خلاف موثر قوت بنانا، پاکستان اور چین کے بڑھتے مراسم میں دراڑیں پیدا کرنا اور اس مقصد کے لئے پاکستان کے ہوائی اڈوں پر امریکی فوج کے کچھ حصے کا قیام بھی شامل تھا۔ ۱۱ ستمبر سے ۱۱ جون ۲۰۰۲ء تک لمحہ لمحہ یہود ونصاریٰ وہنود کے منصوبہ کی کامیابی پر گواہ ہے افغانستان کی اسلامی حکومت ختم ہوئی، حکومتِ پاکستان کے حقیقی خیر خواہ نابود ہونے اور اُن کی جگہ ''دوستم مارکہ دشمن'' ہمسائے بن گئے۔ مغربی بارڈر جو ہمیشہ سے محفوظ ہی نہ تھا بلکہ مضبوط پشتیبان تھا ہم نے ''بڑی محنت سے ''امریکی دوستی'' میں اس کی حیثیت بدل کر اپنی فوج وہاں متعین کی۔

کشمیر کاز پر سمجھوتہ کرتے، مجاہدین کی سرگرمیوں پر مکمل پابندی لگاتے ہماری بصیرت ہمیں یہ نہ بتا سکی کہ ہم پاکستان کے جسم سے کشمیر کا سر قلم کرنے کا سودا کر رہے ہیں۔ قوموں کی بقا کا راز Peace Through Power میں ہے مگر ہم ایسے عقلمند ہیں کہ ''امن بذریعہ پسپائی'' میں اپنی بقا ڈھونڈنے میں لگ گئے۔ ہمارے خالق نے جس کی وحدانیت اور عزت وجلال پر ہم ایمان کے دعوے کرتے نہیں تھکتے۔ ہمیں واضح طور پر جہاد کا حکم دیا۔ جہاد کے نام پر ہم شرمندہ ہونے لگے کہ ہمارے ''دوست'' بش کے نزدیک جہاد دہشت گردی ہے۔